۳-فہرست لغات قرآن، ۴- قرآن مجید کے عجمی الفاظ، ۵- قرآن مجید اور علامات، ۶-حروف مقطعات ۔ اس کتاب کی سابق اشاعتوں میں ضمیمہ نمبر سات بعنوان ''قرآنی نسخوں میں رموز کے فرق کا موازنہ'' ہے جب کہ اس نسخہ میں ڈاکٹر حمید اللہ کا ایک مکتوب ہے جو ڈاکٹر صاحب مرحوم نے مصنف کو اس کتاب کی اشاعت پر مبارک باد پیش کی ہے۔

مقدمہ (حرف انکسار) میں مؤلف نے بڑی سادگی کے ساتھ یہ اعتراف کیا ہے کہ اس پیش کش میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کا مطمح نظر علوم القرآن پر کتاب لکھنا نہیں بلکہ اپنے مطالعہ کے نتائج کو سامنے رکھنا ہے، اگر صحیح ڈھنگ پر سوچا گیا ہے اور درست نتائج اخذ کیے گئے ہیں تو اہل علم اس کی توثیق و تائید فرمائیں گے۔ اگر کچھ باتیں درست نہیں تو ان کی تصحیح ہوجائے گی'' مزید لکھتے ہیں: ''علوم القرآن کے بحر ذخار میں یہ حقیر کوشش محض ایک قطرہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی''۔

کتاب مجموعی اعتبار سے بہت عمدہ ہے، فکر متوازن، رائے معروضی، تحریر شگفتہ ہے اور کم سے کم لفظوں میں زیادہ سے زیادہ بات کہنے کی کوش کی گئی۔ کتاب میں محولہ قرآن مجید کی آیتوں پر اعراب کا اہتمام کیا گیا ہوتا تو عام قاری کے لیے بہت بہتر ہوتا۔

(زبیر عالم اصلاحی)

نام کتاب : **فصل الخطاب فی تفسیر ثلاث سور من الکتاب**
(الأعراف و یونس و ہود)

مؤلف : أبوسحبان روح القدس ندوی

ناشر : مؤسسۃ القدس لخدمۃ الحدیث وعلومہ شارع سیتافور، مکۃ گنج، لکناؤ، الہند

سن اشاعت: ۲۰۱۱ء

صفحات : ۲۷۰

قیمت : (غیر مندرج)

زیر تعارف کتاب کے مؤلف دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے اعلیٰ درجات میں حدیث اور علوم حدیث کے معروف استاذ ہیں۔ تدریس کے علاوہ تالیف وتصنیف سے بھی آپ کو کافی دلچسپی ہے۔ آپ کی متعدد تصانیف منظر عام پر آچکی ہیں۔ جن میں سے "روائع الاعلاق شرح تهذيب الأخلاق" ۱۹۹۸ء میں شائع ہوکر مشاہیر علم وفن سے داد تحسین حاصل کرچکی ہے۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء سے فراغت کے بعد جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں آپ نے تعلیم حاصل کی ہے۔ عربی زبان پر آپ کو قدرت حاصل ہے اور تالیف وتصنیف کے لیے خاص طور سے عربی زبان کو ذریعہ بنایا ہے۔

یہ وضاحت مناسب ہوگی کہ **فصل الخطاب فی تفسیر ثلاث سور من الکتاب**، مؤلف کے ان مقالات کا مجموعہ ہے جو عرصہ دراز تک پندرہ روزہ "الرائد" میں "علی مائدۃ الکتاب" کے کالم کے تحت مسلسل شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان پر نظر ثانی کے بعد کچھ حذف واضافہ کے ساتھ مؤلف نے انھیں کتابی صورت میں ترتیب دیا ہے اور اس کے شروع میں ایک مبسوط مقدمہ بھی تحریر کیا ہے۔

سرزمین ہند میں طلوع اسلام کی اولین کرن پڑنے کے وقت سے ہی علماء ہند نے قرآن مجید سے خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہے اور اس کے معانی و مفاہیم کی تشریح و توضیح کے لیے حتی المقدور کوششیں بھی کی گئی ہیں۔ کتاب کے ابتداء میں تفسیر قرآن کے باب میں عربی زبان میں ہونے والی کاوشوں کا نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ تذکرہ کیا گیا ہے اور مفسرین کے حالات زندگی پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسی طرح حاشیہ پر تقریباً بائیس ایسی کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے جس کے مطالعہ سے ہندوستان میں طلوع اسلام سے لے کر اب تک عربی زبان میں ہونے والی تفسیری کاوشوں کا کسی حد تک احاطہ کیا جاسکتا ہے۔ کتاب میں یہ صراحت بھی موجود ہے کہ محمد بن احمد بن محمد الشریحی المعروف بکمال الدین الزاہد (م ۶۸۴ھ) وہ پہلے عالم ہیں جنھیں ہندوستان میں عربی زبان کے پہلے مفسر قرآن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ان کی تفسیر کا نام "**کاشف الحقائق وقاموس الدقائق**" ہے۔

چودھویں صدی کے مایہ ناز مفسر قرآن علامہ حمید الدین فراہیؒ کا تذکرہ قدرے تفصیل سے کیا گیا ہے۔ مولانا فراہی کے ابتدائی حالات، مشہور تصانیف عربی زبان پر آپ کی کامل دسترس، اسلوب بیان اور آپ کی تفسیر نظام القرآن کی اہم خصوصیات کا اختصار سے جائزہ لیا گیا ہے اور نظم قرآن پر روشنی ڈالتے ہوئے صاحب کتاب کا خیال ہے کہ ''نظم قرآن کو بیان کرنے کے لیے علامہ فراہی نے اہل فلسفہ ومنطق اور صوفیاء کا طرز نہیں اپنایا ہے بلکہ اس سلسلے میں ان کا تمام تر اعتماد خود قرآن کریم پر رہا ہے''۔

اسی طرح عصر حاضر کے مشہور ادیب و مؤرخ مرحوم ابومحفوظ الکریم المعصومی (۱۹۳۱-۲۰۰۹ء) کا بھی قدرے تفصیلی تذکرہ ہے اور ان کی علمی و تحقیقی خدمات کے سرسری جائزہ کے ساتھ ہی ہند و بیرون ہند کے مشہور علمی رسالوں میں تفسیر و مفسرین سے متعلق مولانا کے شائع شدہ چند اہم مقالات کا حوالہ بھی دیا ہے۔

مزید براں موجودہ دور میں تفسیر و علوم تفسیر سے متعلق اہم کام کرنے والے ہندوستانی علماء میں شیخ اقبال احمد اعظمی (مقیم برطانیہ) ابوالاشبال صغیر احمد شاغف (مقیم مکہ مکرمہ) اور ڈاکٹر محمد عنایت اللہ اسد سبحانی (استاذ جامعہ اسلامیہ شانتاپورم کیرالا) کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔

آخر میں ہندوستان میں مشہور و متداول تفاسیر مثلاً جلالین، بیضاوی، کشاف، مدارک التنزیل وغیرہ کی تشریح و ترجمانی اور ان پر حاشیہ آرائی کرنے والے ہندوستانی مفسرین کا بھی اختصار کے ساتھ تذکرہ ہے۔ اس طرح کتاب کے اصل مباحث شروع ہونے سے قبل ۶۱ صفحات پر مشتمل یہ مقدمہ ہندوستان میں عربی زبان میں تفسیر قرآن سے متعلق کافی معلومات فراہم کرتا ہے اور شائقین تحقیق و تصنیف بالخصوص قرآنیات سے شغف رکھنے والوں کے لیے لائق توجہ ہے۔

اس مبسوط مقدمہ کے بعد تین سورتیں اعراف، یونس اور ہود کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ انداز تفسیر روایتی ہے اور اس ضمن میں مؤلف کا تمام تر انحصار تفسیر کی سابقہ کتب پر ہے۔ تفسیر ابن کثیر اور فی ظلال القرآن خصوصی طور پر ان کے پیش نظر رہی ہیں ان

کے علاوہ طبری، کشاف، تفسیر کبیر، بیضاوی، جلالین، روح المعانی، فتح القدیر اور أضواء البیان فی إیضاح القرآن بالقرآن للشنقیطی وغیرہ سے بھی انھوں جا بجا استفادہ کیا ہے۔ مشکل آیات کی تشریح وتوضیح سے متعلق انھوں نے اکثر مذکورہ مفسرین میں سے کسی کی تشریح کو مع حوالہ نقل کر دیا ہے۔ نحوی تراکیب، مفردات کی تشریح اور اس کے مفہوم کی تعیین کے لیے انھوں نے مختلف لغات سے بھی استفادہ کیا ہے۔ ان میں سے المفردات الأصفہانی، مختار الصحاح لابن أبی بکر، التبیان فی إعراب القرآن للعکبری اور القاموس المحیط للفیروز آبادی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

اسی طرح اگر کسی لفظ یا اصطلاح کے مفہوم کی تعیین میں مفسرین کے یہاں مختلف اقوال ملتے ہیں تو اسے بھی حوالہ کے ساتھ درج کر دیا ہے مثلاً سورہ اعراف کی آیت ۲۲ میں لفظ ''شجرۃ'' سے کون سا درخت مراد ہے اس کی تعیین میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ مصنف گرامی نے ان اقوال کو نقل کرنے کے بعد ابن جریر کے قول کو راجح قرار دیا ہے (ص ۱۷)۔ اسی طرح لفظ ''أمۃ'' قرآن کے اندر مختلف معنی میں استعمال ہوا ہے چنانچہ ابن ابی بکر الرازی نے مختار الصحاح میں لفظ ''أمۃ'' کے جتنے معانی نقل کیے ہیں ان سب کا ذکر کر دیا ہے (ص ۷۸)۔ أصحاب الأعراف سے کون مراد ہیں اس سلسلے میں بھی مفسرین کے یہاں بڑا اختلاف ہے انھوں نے اصحاب الأعراف کی تعیین کے لیے ابن کثیر کا قول نقل کیا ہے (ص ۸۴)۔

آیت کریمہ ''أدعوا ربکم تضرعا وخفیۃ'' کی تشریح کے ذیل میں تضرع کے مختلف فوائد ابن قیم کے حوالہ سے نقل کیے گئے ہیں (ص ۸۹)۔ اسی طرح ان سورتوں میں سابقہ قوموں کا جہاں کہیں تذکرہ آیا ہے تو ان کے حالات، محل وقوع اور تاریخی واقعات بیان کرنے کے ذیل میں ابن کثیر کی ''البدایۃ والنہایۃ'' سے خصوصی استفادہ کیا گیا ہے۔ ماحصل یہ کہ صاحب کتاب نے سابقہ کتب تفاسیر اور تاریخ ولغات کی مختلف کتابوں سے استفادہ کر کے ان سورتوں کی تفسیر وتوضیح نہایت اچھے انداز میں پیش کی ہے۔ عربی زبان میں اس تفسیری کاوش کے لیے وہ یقیناً اہل علم وفن کی جانب سے قابل مبارک